Fikr-o-Nasar (Islamabad) 16:3 (1978)

عثمان توران

ثروت صولت

پروفیسر عثمان توران مرحوم جن کا اسی سال جنوری میں استنبول میں انتقال ہوا ہے ترکی کے ایک ممتاز مورخ، محقق اور دانشور تھے۔ وہ کئی مرتبہ پاکستان بھی آئے تھے۔ غالباً انھوں نے فروری ۱۹۶۸ء میں اسلام آباد میں ہونے والی نزول قرآن کانفرنس میں بھی شرکت کی تھی اور ''اسلام اور ترک،، کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا تھا جو کانفرنس کی روئداد میں شامل ہے۔ صدر جودت صونائی کے ساتھ جو وفد پاکستان آیا تھا اس میں بھی عثمان توران شامل تھے۔

پروفیسر عثمان توران ۱۹۱۴ء میں بحیرہ اسود کے ساحلی شہر ترابزون میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۹۳۸ء میں انقرہ یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ و جغرافیہ سے سند حاصل کی اور اس کے بعد اسی یونیورسٹی میں تحقیقی کام شروع کر دیا۔ ۱۹۴۵ء میں وہ ریڈر اور ۱۹۵۱ء میں پروفیسر ہو گئے۔ عثمان توران اپنی مادری زبان ترکی کے علاوہ عربی، فارسی، فرانسیسی اور انگریزی زبانوں سے بھی واقف تھے اور ایک ترک اہل قلم سنور اياشلی (Ayasli) کے الفاظ میں ''وہ ایک عظیم مورخ، عظیم مجاھد اور عظیم مفکر تھے،،۔(۱)

عثمان توران مرحوم اہل قلم ہونے کے ساتھ ساتھ سیاست داں بھی تھے۔ ڈیموکریٹ پارٹی کے دور حکومت میں سیاسی میدان میں داخل ہوئے۔ وہ ڈیموکریٹ پارٹی کے ممتاز رهنماؤں میں سے تھے اور عدنان میندریس مرحوم کے آخری دور حکومت میں ۱۹۵۹ء میں ترابزون سے ترکی پارلیمنٹ کے ممبر منتخب

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

ہوئے ۔ اس کے بعد وہ عدالت پارٹی کے رہنما کی حیثیت سے دو مرتبہ اور ترکی پارلیمنٹ کے رکن منتخب ہوئے ۔ مجموعی طور پر وہ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۹ء تک کل دس سال ترکی پارلیمنٹ کے رکن رہے ۔ عثمان توران صحافی بھی تھے ۔ عدالت پارٹی کے دور حکومت (۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۱ء) میں روزنامہ ''ینی استنبول'' کے رئیس التحریر رہے ۔

وزیر اعظم عدنان میندریس سے ان کے قریبی تعلقات قائم تھے اور وہ مرحوم وزیراعظم کے بڑے مداح تھے ۔ انھوں نے عدنان میندریس کے کارناموں کا ایک مضمون میں ذکر کیا ہے ۔(۲)

عثمان توران کا نظریہ تھا کہ کوئی اصلاح اس وقت تک پائدار ثابت نہیں ہوسکتی جب تک اس کے حق میں لوگوں کے ذہنوں اور دلوں میں تبدیلی پیدا نہ کردی جائے ۔ چنانچہ عدنان میندریس کے آخری دور میں اعلی دینی تعلیم کے جو مدرسے "Yuksek Islam Enstitüsü" کے نام سے قائم کئے گئے تھے ان کے پس پشت عثمان توران کے نظریات بھی کام کر رہے تھے ۔ ایک مرتبہ عدنان میندریس نے عثمان توران سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ میں ایک مسجد کی تعمیر کرکے کمیونزم کے خلاف ایک قلعہ تعمیر کر رہا ہوں ۔ اس پر عثمان توران نے جواب دیا کہ جناب عالی ''ان عمارتوں کے بلند مرتبہ ہونے میں تو کوئی شبہہ نہیں لیکن یہ بے جان شے ہیں ۔ ضرورت اس کی ہے کہ یہ قلعے انسانوں کے دلوں اور شعور میں قائم کئے جائیں ۔ ان عمارتوں میں بھی زندگی اسی وقت پیدا کی جا سکے گی ۔'' عدنان میندریس نے جواب دیا کہ ''اس مقصد کے لئے ہم اعلی اسلامی تعلیم کے مدرسے قائم کریں گے ۔(۳) آج کل ترکی میں اعلی اسلامی تعلیم کے مدرسوں کی تعداد

چھ تک ہوگئی ہے۔ لیکن اس سلسلے کا پہلا مدرسہ عدنان میندریس کے آخری دور میں ۱۹۵۹ء میں استنبول میں قائم ہوا تھا۔(۴)

عدنان میندریس سے یہ قریبی تعلق عثمان توران مرحوم کے لئے بہت مہنگا ثابت ہوا۔ ۲۷ مئی ۱۹۶۰ء کو جب فوج نے عدنان میندریس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تو عثمان توران کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ انہیں یسی ادہ نامی جزیرہ میں جہاں عدنان میندریس اور ان کے ساتھیوں پر مقدمہ چلایا گیا تھا بازنطینی دور کے ایک تاریک قید خانہ میں قید کر دیا گیا۔ اس قید خانہ کا فرش اتنا نشیب میں تھا کہ جب سمندر میں پانی بڑھتا تھا تو عثمان توران کو گھٹنوں ٹخنوں تک پانی میں کھڑا رہنا پڑتا تھا۔ قید کے زمانے میں وہ مختلف مصائب اور تکالیف کا شکار رہے۔ اور جب وہ قید سے رہا ہوئے تو ان کی حالت اتنی خستہ ہو چکی تھی کہ ان کے ایک عزیز سنور ایاشلی کا یہ خیال تھا کہ اب وہ زیادہ مدت زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ (۵) قید سے رہائی کے بعد وہ کچھ مدت باسفورس کے کنارے بیلربے نامی محلہ میں سنور ایاشلی کے پاس مقیم رہے اس کے بعد انقرہ چلے گئے۔ پارلیمنٹ کی رکنیت کے زمانے میں وہ زیادہ تر انقرہ ھی میں رہتے تھے۔ آخر میں وہ استنبول آگئے تھے۔ جہاں ان کا قیام عبدالعزیز پاشا سوکاک، نمبر ۶ بستانیخی میں تھا۔ ۱۸ جنوری ۱۹۷۸ء کو جب عثمان توارن کا انتقال ہوا تو وہ استنبول ھی میں تھے۔ نماز جنازہ تاریخی مسجد جامع فاتح میں ظہر کی نماز کے بعد پڑھی گئی اور اس کے بعد ان کو یحیٰ آفندی قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔(۶)

عثمان توران مرحوم خلق پارٹی کے سیکولرازم کے مخالف اور اسلامی فکر کے علمبردار تھے۔ عصمت پاشا نے جب ۱۹۶۶ء میں سعید نورسی کی تحریک کے خلاف مہم چلائی اور عدالت پارٹی پر نور طلبہ کا آلہ کار ہونے کا

الزام لگایا تو ۲۱ جون ۱۹۶۶ء کو روزنامہ ینی استنبول کے ادارے میں اس الزام کا جواب دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ عصمت پاشا کی یہ مہم نوری تحریک کی مخالفت کے پردے میں تمام دینی عناصر کے خلاف ایک تحریک ھے۔

ماھنامہ سونمیز (Sönmez) استنبول میں انھوں نے اپنے نقطہ نظر کی وضاحت اس طرح کی ھے :

''اسلام اور ترک قومیت کا چولی دامن کا ساتھ ھے۔ یہ دونوں چیزیں ترکوں کے لئے موت و زیست کا مسئلہ ھیں۔ حقیقت یہ ھے کہ ایک ھزار سال کی مدت میں ھماری تاریخ، ادب، زبان، آرٹ، کلچر، اخلاق روایات اور ھمارا لوک ادب اسلام کے خمیر کے ساتھ اس طرح گندھ گیا ھے کہ ترکوں کو اسلام سے محروم کرنا نہ صرف یہ کہ ایک بیہودہ عمل ھے بلکہ ترکوں کے قومی وجود کو ختم کرنے اور ان کے ساتھ غداری کرنے کے مترادف بھی ھے۔ یہی وجہ ھے کہ ترک قوم کے دشمن ترک قوم پرستی کے جذبہ کو ختم کرنے کی کوشش کر رھے ھیں اور اس کے لئے پوشیدہ اور کھلے دونوں طریقے استعمال کر رھے ھیں۔ ایک ھزار سال کی تاریخ شاھد ھے کہ مشرق وسطی، یورپ اور جنوبی روس میں جو ترک قبائل اسلام کے دائرے میں نہیں آئے وہ بعد میں ترک بھی نہیں رھے۔ اس کے بر خلاف اناطولیہ میں رھنے والے ترکوں نے اسلام کی روح اور ملی قوت کو ملا کر اپنا وجود قائم رکھا۔(۷)''

تصانیف :

عثمان توران ایک کثیر التصانیف مصنف تھے۔ انھوں نے اپنی زندگی میں ایک سو سے زیادہ کتابیں اور کتابچے لکھے۔(۸) تاریخ اور ترکی کے اجتماعی مسائل ان کے خاص موضوع تھے۔ عثمانی دور سے قبل ترکی کی تاریخ

خصوصاً سلجوقی دور کی تاریخ پر انھوں نے بیش قیمت تحقیقی کام کیا اور ترکی کی تاریخ کے اس تاریک دور کے کئی گوشوں کو روشن کیا ۔ ان کی تاریخی کتابیں جدید معیار پر پوری اترتی ہیں اور سلجوقی دور پر بہترین ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں ۔

ترکی میں قیام جمہوریت کے بعد اناطولیہ میں عثمانی دور سے قبل کی تاریخ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے ۔ اس مقصد کے لئے انقرہ میں سلجوقی تاریخ اور مدنیت کا انسٹی ٹیوٹ قائم ہے جس کی طرف سے سلجوقلوا راشترسا درینگی(۹) (سلجوقیوں کے بارے میں تحقیقات کا رسالہ) کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع کیا جاتا ہے ۔ اس ادارے اور ترکی تاریخ کے ادارے Türk Tarih Kuru کے تحت جن محقق حضرات نے عہد عثمانی سے قبل کی تاریخ پر تحقیقی کام کیا ہے اس میں سکرمین خلیل یناپخ (۱۰) متوفی ۱۹۶۲ء، اسماعیل حقی اوزون(۱۱) چارشلی (پیدائش ۱۸۸۹ء)، احمد رفیق آلتنائے(۱۲) (۱۸۸۰ء تا ۱۸۳۷ء)، ابراھیم قفس اوغلو(۱۳)، فاروق سومیر(۱۴)، محمد آلتائے کوئمن(۱۵) (پیدائش ۱۹۱۶ء)، بشر یوجل(۱۶) اور ڈاکٹر این ۔ کائماز(۱۷) کے نام قابل ذکر ہیں عثمانی دور سے قبل اناطولیہ کے ترکوں کے بارے میں ان تمام محققین کے کام بنیادی اہمیت رکھتے ہیں ۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ سلجوقی دور پر سب سے زیادہ مفصل اور مکمل تحقیقی کام پروفیسر عثمان توران نے انجام دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کو ترکی کے سلجوقی دور پر ایک سند کی حیثیت حاصل ہے اور اس دور سے متعلق ان کی بعض کتابوں کا انگریزی اور فرانسیسی میں بھی ترجمہ ہوگیا ہے ۔(۱۸)

عثمان توران مرحوم کی چند اہم کتابیں حسب ذیل ہیں :

(۱) ترک اناطولیه میں، تعداد صفحات ۶۱

(۲) سلجوقی اور اسلام، صفحات ۲۰۶

(۳) سلجوقیوں کی تاریخ اور ترک اسلام مدنیت

(۴) ترکی کے سلجوقیوں کے بارے میں رسمی وثیقے (متن، ترجمہ اور تنقید ۱۹۵۸ء

(۵) سلجوقیوں کے دور میں ترکی (استنبول ۱۹۷۱ء) صفحات ۷۰۰

(۶) مشرقی اناطولیه کی ترک ریاستوں کی تاریخ، صفحات ۲۷۵

(۷) عالمی حکومت کے ترکی نظریه کی تاریخ (تورک جہاں حاکمیت مفکورہ سی تاریخی) صفحات ۶۶۲

(۸) ترکی میں معنوی (روحانی) بحران۔ دین اور سکیولرازم (انقرہ ۱۹۶۴) تعداد صفحات ۲۹۶

(۹) ترکی میں کمیونزم کے سر چشمے

مستقل کتابوں کے علاوہ عثمان توران کے لاتعداد مقالے اور مضامین بھی ھیں۔ ترکی زبان کی اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں انھوں نے ترکی کے سلجوقی حکمرانوں سے متعلق کئی اھم مقالے لکھے ھیں مثلاً

سلیمان شاہ، کیخسرو اول، کیخسرو دوم، کیکاؤس اول، کیقباد اول و دوم، قلج ارسلان اول اور دوم۔

سلجوقیوں کے دور میں ترکی:

ترکی کے سلجوقی دور سے متعلق عثمان توران کی سب سے اھم اور جامع کتاب ''سلجوقی لرزماننده ترکیه،، (ترکی سلجوقیوں کے دور میں ھے

یہ ۱۰۷۱ء میں ملاز کرد کی فیصلہ کن جنگ سے، جس نے اناطولیہ کو ایک خالص ترک وطن میں تبدیل کر دیا، ۱۳۱۸ء تک ترکی کے سلجوقی دور کی تاریخ ہے - ۱۹۷۱ء میں پہلی مرتبہ توران نشریات یوردو، استنبول سے شائع ہوئی - کتاب ایک تعارف اور چودہ ابواب پر مشتمل ہے تعارف کے ۳۲ صفحات کو چھوڑ کر ۷۰۲ صفحات پر مشتمل ہے -

۶۵۷ صفحے سے ۷۰۲ صفحے تک اہم تاریخوں، شجروں، سلجوقی دور کے شہروں کے نام، کتابیات (صفحہ ۶۹۱ تا ۷۰۱) اور انڈکس پر مشتمل ہیں - یہ کتاب جنگ ملاز کرد کے نو سو سالہ جشن کے موقع پر شائع کی گئی تھی - کتاب میں صرف مشرقی ماخذ سے مدد لی گئی ہے - سلجوقی دور کے ممتاز مورخ ڈاکٹر محمد التائی کوئمن نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''اناطولیہ کے ایک ترک وطن بننے کی نو سوویں سالگرہ کے مبارک موقع پر اس کتاب کی تکمیل پر پروفیسر عثمان توران کا شکریہ ادا کرنا ہر اس ترک پر واجب ہے جو اپنے وطن سے محبت کرتا ہے اور اس کی بقاء اور استحکام کا آرزو مند ہے -،،(۱۹)

حواشی

۱ - روزنامہ ''ینی آسیا،، (استنبول) ۳ فروری ۱۹۷۸ء

۲ - ماہنامہ سونمیز (Sönmez) مارچ، اپریل ۱۹۷۱ء

۳ - ماہنامہ سونمیز (استنبول) مارچ، اپریل ۱۹۷۱ء

۴ - ماہنامہ The Ummah (لندن) جون، جولائی ۱۹۷۶ء - صالح طوغان کا مضمون Islam in Turkey

۵ - روزنامہ ینی آسیا (استنبول) مورخہ ۳ فروری ۱۹۷۸ء

۶ - روزنامہ ینی آسیا (استنبول) مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۷۸ء

۷ - سونمیز (Sönmez) مارچ، اپریل ۱۹۷۱ء

۸ - ینی آسیا مورخه ۱۹ جنوری ۱۹۷۸ء

۹ - Selcuklu Arastirna Dernegi

۱۰ - Mukrimin Halil Yinamc اناطولیه کی فتح پر ایک کتاب کے مصنف تھے -

۱۱ - Üzüncarsili بنیادی طور پر عثمانی دور کی تاریخ کے محقق ھیں لیکن انھوں نے اق قویونلو اور قره قویو نلو ترکوں کی تاریخیں بھی لکھی ھیں -

۱۲ - Altinay موجوده صدی کے بہت بڑے ترک مورخ ھیں - ان کی بیشتر کتابیں عثمانی دور سے متعلق ھیں لیکن وہ اناطولیه کے ترک قبیلوں سے متعلق ایک کتاب کے مصنف بھی ھیں جو ۹۶۶ء تا ۱۲۰۰ء کی مدت کی تاریخ ہے -

۱۳ - Ibrahim Kafesoglu "ملک شاہ کے دور میں سلجوقی سلطنت" نامی کتاب کے مصنف ھیں -

۱۴ - Faruk Sümer قره قویونلو ترکوں کی تاریخ کے مصنف ھیں -

۱۵ Altay Köymen (پیدائش ۱۹۱۶ء) سلجوقی دور میں ترکی کی تاریخ اور عظیم سلجوقی سلطنت نامی کتاب کے مصنف ھیں -

۱۶ - Yasar Yücel سیورس کے ادیب حکمران "قاضی برهان الدین احمد" کی حکومت کی تاریخ کے مصنف ھیں -

۱۷ - N. Kaymaz سلجوقی وزیر معین الدین پروانه کی سوانح کے مصنف ھیں -

۱۸ - روزنامه ینی آسیا (Yeni Asya)، استنبول -

۱۹ - Biblioyografya جولائی ۱۹۷۲ء انقره -